جمالِ عقیدت

(قصیدہ در مدح حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

مصنف

پیر ابوالحسن واحد رضوی

اہتمام

خدام آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک

اپریل 2016ء

جمالِ عقیدت

(قصیدہ در مدح حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

مصنف

پیر ابوالحسن واحد رضوی

اہتمام

خدام آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک

اپریل 2016ء

قصیدہ در مدح جدِّ کریم حضور مولیٰ علی
کرّم اللہ وجھہ الکریم

خامہ حیران ہے ششدر ہے جھکائے ہے نظر
کیسے اظہار کرے ، کیسے دکھائے وہ ہنر
کیسے آغاز کرے ، کیسے وہ باندھے تمہید
کیسے ہو اس پہ کشادہ درِ عرفان کا در
ایسا مضموں ہے کہ ادراک ہے جس کا عنقا
وہ معانی ہیں کہ الفاظ ہیں اُن سے کمتر
حُسنِ تشبیہ سے بھی بات نہیں ہے بنتی
استعارے بھی دکھا پائیں نہ کوئی جوہر

صف آخر میں کہیں گم ہے مجازِ مرسل
پیش کرتا نہیں کوئی بھی بیاں کا منظر
حُسنِ تعلیل کی صنعت بھی ہوئی مہر بہ لب
ندرتِ فکر ملاتی نہیں شاعر سے نظر
منفرد جتنی تراکیب ہیں، گم سم ہیں کھڑی
رنگ، اظہار کے جتنے ہیں وہ بے رنگ و اثر
کیا ہوا ذہن کو یہ آج ، یہ کیسا ہے سکوت
کیوں لگی عقل کو یہ چپ ، دمِ اظہارِ ہنر
تھا اسی فکر میں شاعر کہ صدا یہ آئی
باندھ لی ہے تری امداد پہ مُلہم نے کمر
سہل ہوجائیں گے پل میں یہ مراحل مشکل
راہِ مدحت پہ جو چلنا ہے تو پھر خوف نہ کر

اپنے ممدوح کی توصیف میں، تعریف میں لکھ!

آگے بڑھتا ہی چلا جا تو بہ اُمّیدِ ظفر

باادب ہو کے تو کر ربِّ دو عالم سے دعا

آن کی آن میں کھل جائیں گے اَبوابِ اثر

تھا یہی وقت کہ آیا یہ زباں پر مطلع

ایسا مطلع کہ نہ تھی مجھ کو کوئی جس کی خبر

فخرِ تخلیقِ خدا ، رنگِ جلالِ اکبر

مظہرِ شانِ نبی ، یعنی علیِ انور

مرتضٰی ، مصدرِ انوارِ ہدیٰ و حکمت

مجتبٰی ، مرکز عرفان و معانی و خبر

سرِّ اَسرارِ خدا ، مہبطِ انوار و حکم

مقتدیٰ موردِ آیات و احادیث و اثر

آنکہ در علم و ذکا است نظیرش مفقود

کاشفِ سرِّ سُور، واقف اخبار و سیر

شمس دیں ، ماہ یقیں ، حسن و کمالِ اسلام

صدرِ دیوان عمل ، مصدر حق ، زہد مقر

مظہر آدم و ہم آدمِ ثانی و خلیل

یعنی در دانش و فہمائش و حلمِ اظہر

قامع و قالع ہر اصل نفاق و نفرت

صادق و مومنِ منقاد و شہید افخر

بیضۃ البلدۃ ، ھاد وشریف و اٗمین

مھتدیٰ، ذو اُذن واعیۃ وبصیر و بصر

حُبّہ حبّ حبیب المتعالی أصلاً

بغضہ بغض رسول المتکبر، فتدبّر

ساعدِ اہلِ فغاں ، اہلِ عنا ، اہلِ قلق
قائد و رائدِ اربابِ ہمم ، اہلِ نظر
قاسم علم شریعت بہ اصول و اقوال
معدنِ فیضِ اتم ، مہر فقاہت گستر
ہادیِ راہِ طریقت وہ امام عُشّاق
ساقیِ جامِ ولایت ، وہ قسیمِ کوثر
ہاں وہی جان سخا شان عطا آن کرم
ہاں وہی صاحب اخلاق و وَفا ، حسن بشر
لب کریں وَاجوکہیں سب سے سلونی عما
ہاں وہی مخزن ہر علم و ادب ،شعر و ہنر
نسبت فخر دو عالم سے ملا جن کو عروج
چرخ اوصاف عظیمہ کے منور اختر

ان کا گھر کیوں نہ بنے رشکِ جناں و فردوس
کوشک ناز میں ہے جن کے نبی کی دختر
سید سیدۂ فاطمہ زہراء و بتول
قبلۂ حضرت شبیر و جناب شبر
گیت جن کے سدا گائیں بہم لیل و نہار
طوف ابرو میں رہیں جن کے سدا شمس و قمر
صورت پاک حسین ، مجمع تنویر و جمال
حسن جن کا ہے سدا قید بیاں سے باہر
تاج سر جن کا ، سر تاج شہان عالم
خاک پا سرمۂ بینائی ارباب نظر
جن کی الفت ہے مسلمان کے ایماں کی اساس
جن کے چہرے کی زیارت ہے عبادت یکسر

دل یہ کہتا ہے کہوں مطلع ثانی ایسا
جس میں دوں قوت مولیٰ کی زمانے کو خبر

مطلع ثانی

کوئی اُن سا نہ جری ہے نہ شجاع اظفر
وہی ضرغام ، وہ حیدر، وہ غضنفر ، صفدر
چشم افلاک نے دیکھا نہ مجاہد ان سا
مرد میدان ، قدم چومے سدا جن کے ظفر
جن کی ہمت پہ فدا ، ہمت ہر مردِ جری
جن کی طاقت سے ڈرے پورے کا پورا لشکر
ذُوالفقار اُن کی تھی وہ تیغ جو کرتی ٹکڑے
جس طرح ٹکڑے کیا شاہِ مدینہ نے قمر

آ گیا ہے لب شاعر پہ یہی اب تو سخن

ان کے اوصاف کی تقریر سے عاجز ہے بشر

یہ شرف بھی نہیں کچھ کم کہ ملا اذنِ ثنا

مجھ سے عاصی پہ ہوئی ان کی عنایت کی نظر

اختتام اپنے قصیدے کا عقیدے پہ کروں!

بس یہی ایک عقیدہ ہے قصیدے کا ثمر

ہے یہی جملہ سلف اور خلف کا مختار

یہ عقیدہ جو نہ مانے ، ہے جگہ اُس کی سقر

جو بھی گستاخ علی ہے وہ ہے گستاخ نبی

یہ وہ فتویٰ ہے سمجھتے ہیں سبھی اہل نظر

جو بھی گستاخ نبی ہے وہ ہے کافر واحد

لعنةُ اللّٰہ علیٰ کلّ خبیثٍ أبتر

تمت القصيدة بعون الله تعالیٰ فله الحمد والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله الكريم محمد وعلیٰ آله وصحبه أجمعين.

خاکسار ابوالحسن واحدؔ رضوی کان اللہ لہ

۸ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بروز جمعہ مبارک

15 اپریل 2016ء

فیض آباد شریف، اٹک

ضمیمہ:

رباعیات

(۱)

کیسے ہو بیاں مجھ سے کمالِ حیدرؔ
لفظوں سے وَرا شان و جلالِ حیدرؔ
وہ سیّد و یعسوب و اَمیر و ہادی
عالم میں نہیں کوئی مثالِ حیدرؔ

(۲)

والی ولایت کی ، ولی کی شانیں
اعلیٰ سے بھی اعلیٰ ہیں علی کی شانیں
سرکار نے خود اُن کو کہا ہے ''مولیٰ''
اِدراک سے بالا ہیں علی کی شانیں

(۳)

سب سے ہے جدا مولیٰ علی کا شجرہ
ایسا تو نہیں اور کسی کا شجرہ
سرکارِ دو عالم نے صراحت کر دی
ہے ایک مرا اور علی کا شجرہ

مصنف کی دیگر شعری تخلیقات

۱۔ متاعِ بے بہا

۲۔ شمیم شوق

۳۔ نسیم ذوق

۴۔ ترجمان الاذواق

۵۔ ذوق ثنا

۶۔ اعزاز توصیف

۷۔ مثنوی بہار کائنات

۸۔ مثنوی شہ گلگوں قبا

۹۔ معراج نامہ (مثنوی)

۱۰۔ سراپائے رسول ﷺ (مثنوی)

۱۱۔ مثنوی جمال سیرت

۱۲۔ حدائق تضمین

۱۳۔ ریاض عقیدت

۱۴۔ ریاض اکابر

۱۵۔ نشق الأزهار

[[[........]]]